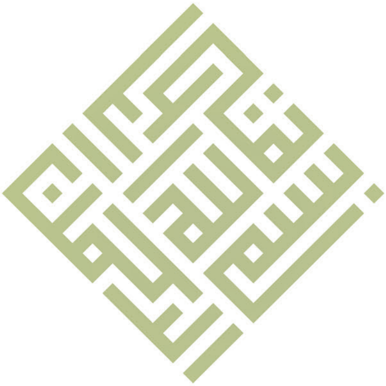

۱۶۷۶

سرشناسه :	فتحعلی خانی، محمد، ۱۳۴۱ / Fathalikhani, Mohammad
عنوان قراردادی :	آموزه‌های بنیادین علم اخلاق / اردو
عنوان و نام پدیدآور :	اخلاق اسلامی/تصنیف محمد فتحعلی خانی؛ ترجمه غلام جابرمحمدی
مرجع تولید:	دانشگاه مجازی المصطفی ﷺ
مشخصات نشر:	قم، مرکزبین‌المللی ترجمه و نشرالمصطفی ﷺ، ۱۳۹۹
مشخصات ظاهری :	۳۲۰ ص
شابک :	۹۷۸-۶۰۰-۴۲۹-۷۴۴-۸
وضعیت فهرست‌نویسی :	فیپا
موضوع :	اخلاق اسلامی
موضوع :	Islamic ethics
موضوع :	اخلاق اسلامی -- پرسش‌ها و پاسخ‌ها
موضوع :	Islamic ethics -- Questions and answers
شناسه افزوده :	محمدی، غلام‌جابر، مترجم
شناسه افزوده :	جامعة المصطفی ﷺ العالمیة. مرکزبین‌المللی ترجمه و نشرالمصطفی ﷺ
شناسه افزوده :	Almustafa International UniversityAlmustafa International Translation and Publication center
رده‌بندی کنگره :	BP۲۴۷/۸
رده‌بندی دیویی :	۲۹۷/۶۱
شماره کتابشناسی ملی :	۷۲۷۰۲۳۰
وضعیت رکورد :	فیپا

BA۰۴۵۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اخلاق اسلامی
تصنیف: محمد فتحعلی خانی
ترجمہ: غلام جابر محمدی
طباعت اول: ۱۳۹۹ش / ۱۴۴۲ق
ناشر: المصطفیٰ ﷺ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر
• چھاپ: المصطفیٰ ﷺ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر • قیمت: ۵۲۰۰۰۰ ریال / 15€ • تعداد: ۵۰۰

ملنے کا پتہ
⮜ ایران، قم، خیابان معلم غربی (حجتیہ)، نبش کوچہ ۱۸
تلفن: ۳۷۸۳۶۱۳۴ ۲۵ ۹۸+ دورنگار: داخلی ۱۰۵ - ۳۷۸۳۹۳۰۹ ۲۵ ۹۸+
⮜ ایران، قم، بلوار محمد امین، سہ راہ سالاریہ۔ تلفن: ۳۲۱۳۳۱۰۶ ۲۵ ۹۸+

ہم ان افراد کے قدرداں اور شکرگذار ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کی تألیف میں مدد فرمائی ہے
● مدیر انتشارات: مصطفی نوبخت ● ناظر گرافیک: مسعود مهدوی
● مدیر تولید: جعفر قاسمی ابهری ● ناظر فنی: سید محمدرضا جعفری

اخلاق اسلامی

تصنیف: محمد فتحعلی خانی

ترجمہ: غلام جابر محمدی

المصطفیٰ ﷺ بین
الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

سخن ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اورارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں۔ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روزآمد، منظّم، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے۔نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی دام ظلہ العالی کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اورارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلندافکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدید علمی متون تولید کرنے، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اورطلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے ۔یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے ۔

تعلیمی مراکزایک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد کرسکتے ہیں ۔درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

جامعۃ المصطفیٰ ﷺ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیرایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے جس کے لیے اپنی کوشش کا عنوان مناسب درسی نصاب تالیف کرنا قراردیا ہے اور دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

کتاب حاضر المصطفیٰ اوپن یونیورسٹی کے شعبہ قرآنیات کی زحمات کا ثمر ہے یہاں ہم اس شعبہ کے سربراہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین پروفیسر ڈاکٹر محمد علی رضائی اصفہانی اور انکے محترم ساتھیوں بالخصوص جناب حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر غلام جابر محمدی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ یہ کتاب شائقین کے بھرپور استفادے کا باعث بنے۔

المصطفیٰ ﷺ بین
الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

فہرست

مقدمہ ۱۳

پہلا سبق: اخلاق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ۱۵

تمہید ۱۵

اخلاق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ۱۵

فضائل اور رذائل ۱۶

علم اخلاق کی تعریف ۱۶

دوسرا سبق: علم اخلاق کی اہمیت ۱۹

تمہید ۱۹

اخلاق کی اہمیت ۱۹

علم اخلاق کا فائدہ اور ہدف ۲۲

اخلاق کے استاد کی ضرورت ۲۳

تیسرا سبق: انسان کا اللہ تعالی سے رابطہ ۲۷

تمہید ۲۷

انسان کا خدا سے رابطہ ۲۷

اختیاری کاموں کا معرفت پر اثر ۲۸

معرفت خداوند متعال کی اخلاقی ضرورت ۳۰

۱. انسان کے کمال کی شناخت، خدا کی شناخت سے وابستہ ہے ۳۰

۲. اچھے اور صحیح اعمال کی پہچان ۳۰

۳. راستے کی پہچان ۳۱

چوتھا سبق: اکتسابی معرفت کا اسلوب ۳۵

تمہید ۳۵

پہلا راستہ ۳۵

فلسفی اور کلامی علوم کو حاصل کرنا ۳۵
دوسرا راستہ ۳۷
خدا کی معرفت ۳۷
پانچواں سبق: اختیاری اعمال پر معرفت کے اثرات ۴۷
تمہید ۴۷
اختیاری افعال کی معرفت ۴۷
زندگی کو بامقصد بنانا ۴۹
خدا کو ماننے اور خدا کی شریعت پر اعتقاد رکھنے والا ۵۰
انسان اور ماحول کے درمیان رابطہ ۵۰
چھٹا سبق: خدا کی معرفت کے موانع ۵۳
تمہید ۵۳
نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا ۵۳
دنیا کی محبت ۵۴
سطحی فکر ۵۶
فکری عادات اور آباء واجداد کی پیروی کرنا ۵۸
ساتواں سبق: معرفت کے مراتب ۶۱
تمہید ۶۱
معرفت کے ابواب ۶۱
توحید کی پہچان ۶۴
توحید ذات ۶۴
توحید صفات ۶۴
توحید افعالی ۶۵
توحید عبادی ۶۵
آٹھواں سبق: ایمان (۱) ۶۹
تمہید ۶۹
ایمان ۶۹
ایمان کی اہمیت ۷۰
ایمان کی حقیقت ۷۱

ایمان کے اقسام اور درجات ۷۱
ایمان کے نتائج ۷۳
نواں سبق: ایمان (۲) ۷۹
تمہید ۷۹
ایمان کی شرط ۷۹
ایمان کے اسباب ۸۰
ایمان کے فوائد ۸۰
ایمان کے موانع ۸۴
دسواں سبق: خداوند عالم کی محبت ۸۹
تمہید ۸۹
خداوند عالم کی محبت ۸۹
بندوں کی خدا سے محبت ۹۰
الف۔ صرف خدا حقیقی محبوب ہے ۹۰
ب۔ خداوند عالم سے محبت کی نشانیاں ۹۳
ج۔ خداوند عالم کی محبت کے علائم ۹۶
د۔ محبت پروردگار کا انجام ۹۸
گیارہواں سبق: عبادت ۱۰۱
تمہید ۱۰۱
عبادت ۱۰۱
عبادت کی اقسام ۱۰۳
عبادات توقیفی ہیں ۱۰۳
حضور قلب ۱۰۵
حضور قلب کو حاصل کرنے کا راستہ ۱۰۷
حضور قلب کے مراتب (درجے) ۱۰۹
عبادت کے آثار ۱۰۹
بارہواں سبق: اخلاص ۱۱۵
تمہید ۱۱۵
اخلاص ۱۱۵

اخلاص کی اہمیت ۱۱۶
حصول اخلاص کا طریقہ ۱۱۸
آثار اخلاص ۱۱۹
تیرہواں سبق: توکّل ۱۲۳
تمہید ۱۲۳
توکل کی حقیقت ۱۲۳
علل اور فاعلوں کو حوادث اور افعال پر مسلّط کرنا ۱۲۴
توکل کے درجات ۱۲۴
توکل کی اہمیت ۱۲۵
سعی و کوشش اور توکل ۱۲۶
چودھواں سبق: امید ۱۲۹
تمہید ۱۲۹
امید کا مفہوم ۱۲۹
امید کی اہمیت ۱۲۹
امید کے نقصانات ۱۳۱
بغیر عمل کے امید وار ہونا ۱۳۱
تدبیر خداوندی سے خود کو محفوظ سمجھنا ۱۳۱
خوف ورجاء کے درمیان مناسبتیں ۱۳۲
پندرہواں سبق: خوف ورجاء ۱۳۵
تمہید ۱۳۵
خوف ورجاء ۱۳۵
موت کے بعد ۱۳۸
خدا سے دوری کا ڈر ۱۴۰
سولہواں سبق: شکر ۱۴۳
تمہید ۱۴۳
شکر کی حقیقت اور درجات ۱۴۳
شکر کی اہمیت ۱۴۴
شکر خداوندی کا دنیوی نتیجہ ۱۴۵

سترہواں سبق: توبہ ۱۴۹
تمہید ۱۴۹
توبہ کی تعریف ۱۴۹
اقسام توبہ ۱۵۱
عام لوگوں کی توبہ وہی ہے جس کا خدا نے تمام لوگوں کو حکم دیا ہے ۱۵۲
معصوم کی توبہ گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی توبہ ترک اولیٰ کیلئے ہے ۱۵۴
اولیاء کرام اور طریق الٰہی کے سالک کی توبہ پیغمبر اور اہل بیت علیہم السلام کی توبہ۔ ۱۵۴
توبہ کی شرائط ۱۵۵
آثار توبہ ۱۵۶
اٹھارہواں سبق: انسان کا اپنی ذات سے رابطہ ۱۶۱
تمہید ۱۶۱
انسان کا خود سے رابطہ ۱۶۱
قرآن و روایات میں انسان کا اپنی ذات سے رابطہ ۱۶۲
شناختی روابط ۱۶۲
عملی روابط ۱۶۴
انیسواں سبق: خود شناسی یعنی اپنی شناخت اور پہچان ۱۶۷
تمہید ۱۶۷
اپنے نفس کی پہچان ۱۶۷
انسان کی پہچان کے طریقے ۱۶۷
علم النفس فلسفی ۱۶۷
خود شناسی کی اہمیت ۱۶۹
خود کو جاننا کیوں ضروری ہے؟ ۱۷۰
خدا شناسی کیلئے خود شناسی کی ضرورت ۱۷۱
خود شناسی (خود کی پہچان) خودسازی کیلئے ۱۷۳
قابلیت اور استعداد کی شناخت ۱۷۳
بیسواں سبق: خودسازی و تہذیب نفس ۱۷۹
تمہید ۱۷۹
خودسازی کی تعریف ۱۷۹

خودسازی کی اہمیت ۱۷۹
خودسازی کا زمانہ ۱۸۱
اکیسواں سبق: خودسازی و تہذیب نفس ۱۸۷
تمہید ۱۸۷
تہذیب نفس ۱۸۷
خودسازی کا کلی انداز ۱۸۸
بائیسواں سبق: خودسازی کے موانع ۱۹۳
تمہید ۱۹۳
خودسازی میں رکاوٹیں ۱۹۳
پہلا مانع: نفس کی عدم قابلیت ۱۹۳
دوسرا مانع: دنیاوی لگاؤ ۱۹۴
تیسرا مانع: خواہشات نفسانی کا اتباع ۱۹۶
چوتھا مانع: پرخوری ۱۹۶
پانچواں مانع: بیہودہ و غیر ضروری کلام ۱۹۷
چھٹا مانع: حب ذات ۱۹۸
تئیسواں سبق: ارادہ ۲۰۱
تمہید ۲۰۱
ارادہ کی تعریف ۲۰۱
ارادہ کی کمزوری اور اس کی تقویت ۲۰۲
خودسازی کی آمادگی و تمرین ۲۰۶
تلاوت قرآن ۲۰۶
چوبیسواں سبق: انسان کے ماحولیاتی روابط ۲۱۱
تمہید ۲۱۱
انسان کے ماحولیاتی روابط ۲۱۱
خاندان کا اخلاق ۲۱۱
خاندان کے مقاصد ۲۱۲
ازدواج ۲۱۳
شریک حیات کا انتخاب ۲۱۴

زوجات (بیویاں) ۲۱۶
شوہر ۲۱۶
بیوی ۲۱۹
والدین ۲۲۰
نام رکھنا ۲۲۱
پچیسواں سبق: اولاد کی تربیت ۲۲۵
تمہید ۲۲۵
تربیت اولاد ۲۲۵
گھریلو سرپرست ۲۳۱
اولاد ۲۳۳
اولاد کے اخلاقی وظائف اور ذمہ داریاں ۲۳۴
چھبیسواں سبق: والدین سے حسن سلوک ۲۳۹
تمہید ۲۳۹
والدین کا مقام ۲۳۹
والدین کو اذیت دینے سے پرہیز کرنا ۲۴۰
والدین کے سامنے اظہار فروتنی ۲۴۲
والدین کے بعد اولاد کی ذمہ داری ۲۴۳
بہن و بھائی ۲۴۳
صلہ رحمی ۲۴۶
ستائیسواں سبق: تعلیم و تربیت کا اخلاق ۲۵۳
تمہید ۲۵۳
تعلیم اور تربیت ۲۵۳
نور علم ۲۵۵
تعلیم ۲۵۶
استاد کے اخلاقی فرائض ۲۵۷
اٹھائیسواں سبق: عمومی سماجی تعلقات ۲۶۳
تمہید ۲۶۳
ہمسائے ۲۶۳

دوستی ۲۶۸
دوستی کی اقسام ۲۶۹
اچھے اور برے دوست ۲۷۲
دوستوں کے حقوق ۲۷۴
ہم نشینی اور معاشرت ۲۷۶
انتیسواں سبق: موافقت کے اسباب اور موانع ۲۸۱
تمہید ۲۸۱
حسن ظن رکھنا ۲۸۱
ہمدردی اور خیر خواہی ۲۸۴
دوسروں کے ساتھ خوش خلقی اور حسن سلوک ۲۸۵
انکساری اور دوسروں کا احترام ۲۸۶
تیسواں سبق: زہد ۲۹۱
تمہید ۲۹۱
زہد کا مفہوم ۲۹۱
زہد کی اہمیت ۲۹۲
زہد کے مراتب اور درجات ۲۹۲
قناعت ۲۹۵
لوگوں کے اموال سے بے نیازی اور عفت ۲۹۶
اکتیسواں سبق: تکبّر ۳۰۱
تمہید ۳۰۱
تکبر ۳۰۱
دوسری قسم کا تکبر ۳۰۳
بتیسواں سبق: جھوٹ ۳۰۹
تمہید ۳۰۹
جھوٹا ۳۰۹
جھوٹ کی بنیاد ۳۱۰
جھوٹ کے اثرات ۳۱۲
مصادر ۳۱۷

مقدمہ

انسان کی قیمت اس کی معرفت، علم و دانش اور شعور و آگہی پر مبنی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں بھی علم و دانش کے حصول کی تاکید کی گئی ہے اور علم و معرفت کے حصول کو تمام اعمال و عبادات سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ صدر اسلام میں اسی بنیاد پر علم کے فروغ کے لیے ہمہ گیر جدوجہد شروع ہوئی اور اسلام کے دامن سے علم و حکمت کے سوتے پھوٹ پڑے جنہوں نے مشرق و مغرب میں حصول علم کی تحریک کی ایسی داغ بیل ڈالی جو وقت کے پر پیچ راستوں اور علم و صنعت کی ترقیاتی شاہراہوں سے عبور کرتی اس منزل پر پہنچ گئی ہے کہ آج دنیا کے دور ترین علاقوں میں رہنے والے افراد بھی اعلی تعلیم سے بہرہ مند ہو سکتے ہیں۔

اسلامی دنیا نے رہبر کبیر حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں معنویت اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے طور پر ایران میں اسلامی انقلاب کی بنیاد ڈالی تو اسلامی تعالیم کے فروغ کی راہیں ایک مرتبہ پھر کھل گئیں اور دنیا بھر کے تشنگان علم و معرفت ہمیشہ سے زیادہ پیاسے نظر آئے۔ اسلامی انقلاب کے بعد عصری تقاضوں سے ہم آہنگ قرآن اور معارف اہل بیت علیہم السلام کے فروغ کے لیے کاوشوں کا سلسلہ شروع ہوا تو جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ کی شکل میں ایک عظیم تعلیمی نظام وجود میں آیا جس نے انتہائی کم عرصہ میں دنیا بھر میں اپنا مقام بنایا اور اسلامی دنیا کے طراز اول کے تعلیمی و تحقیقی اداروں میں شمار ہونے لگا۔

جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ نے قرآن و معارف اہل بیت علیہم السلام کی نشر و اشاعت کے لیے ایک طرف دنیا بھر میں اپنے شعبہ جات قائم کئے تو دوسری طرف جدید وسائل و ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے فاصلاتی نظام تعلیم اور المصطفیٰ اوپن یونیورسٹی کی بنیاد رکھی۔ المصطفیٰ اوپن یونیورسٹی نے انگریزی، عربی، فارسی، اور اردو سمیت دنیا کی مختلف زبانوں میں جدید اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔

المصطفیٰ اوپن یونیورسٹی میں قرآنیات فیکلٹی اور اس کے ذیل میں اردو سیکشن کا قیام ایک طرف برصغیر اور خاص طور پر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اردو زبان افراد کے لیے نوید مسرت تھا اور دوسری طرف اس شعبہ کی ذمہ

داری سنبھالنے والے افراد کے لیے ایک کٹھن امتحان تھا؛ لیکن فاضل، محنتی اور درددل رکھنے والے علماء اور دانشوروں نے اس پر پیچ و دشوار گزار راستے کو عالی ہمتی اور بلند حوصلے کے ساتھ طے کیا اور اردو زبان میں قرآنیات سے متعلقہ نصابی کتب تدوین فرمائیں۔

اخلاق اسلامی انہیں کاوشوں کا ایک نتیجہ ہے۔ یہ کتاب اسلامی اخلاق و تربیت کے بارے میں لکھی جانے والی ایک اہم تصنیف ہے جسے جناب حسن قلی پور نے تحریری قالب میں ڈھالا ہے اس کتاب کے ترجمہ کے بعد نوک پلک سنوارنے اور نظر ثانی کا فریضہ جناب سید سجاد حسین کاظمی نے انجام دیا۔ ہم ان تمام افراد کے شکر گزار ہیں۔

والسلام

ڈاکٹر غلام جابر محمدی

صدر شعبہ قرآنیات

المصطفیٰ اوپن یونیورسٹی

پہلا سبق
اخلاق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

تمہید
اس سبق میں اخلاق کے لغوی اور اصطلاحی معنی سے آشنائی کے بعد انسانی صفات کا تعارف کروایا گیا ہے۔اور ان صفات سے آشنائی کے بعد انسانی افعال پر ان کے اثرات کو بیان کیا جائے گا۔

اخلاق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف
اخلاق "افعال" کے وزن پر عربی زبان کا کلمہ ہےاور خلق کی جمع ہے "خُلق" انسانی نفس کی خصوصیات کو کہا جاتا ہے۔ جس طرح خَلق بدن کی خصوصیات اور صفات کو کہا جاتا ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا سے مخاطب ہو کر اس طرح دعا فرماتے ہیں:

«اللّهم حسّن خُلقي كما حسّنت خَلقي»[1]

ترجمہ: بارالہا! میرے اخلاق کو اسی طرح نیک بنادے جس طرح تو نے مجھے خوبصورت پیدا کیا ہے۔

اس دعا میں حضرت رسول خداﷺ، اللہ تعالی سے التجا کرتے ہیں کہ ان کے نفس کی صفات کو ان کے بدن کے شمائل کی طرح نیک بنادے۔ اسی طرح اخلاق کا مطلب انسان کی نفسانی خصوصیات ہیں اور جب کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نیک اور اچھے اخلاق کا مالک ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے نفس کی صفات نیک اور اچھی ہیں۔ انسان کے افعال اور اعمال اس کی نفسانی خصوصیات سے متاثر ہوتے ہیں۔

یعنی اگر کسی کے نفس کی خصوصیات نیک ہوں تو اس کے کام بھی نیک ہوں گے اسی وجہ سے ہمیشہ جب بھی کوئی شخص نیک کام کرے تو کہتے ہیں اس کا اخلاق نیک اور اچھا ہے۔

۱۔ بحار الانوار، ج۹۷، ص ۲۵۳

اسی حقیقت سے مزید بہتر انداز سے آگاہ ہونے کیلئے ضروری ہے کہ کچھ دوسری اصطلاحات کی بھی وضاحت کی جائے۔

فضائل اور رذائل

انسان کے اچھے اور برے کاموں کا سبب اس کی نفسیاتی خصوصیات ہیں، اور ان صفات میں سے جو اچھے اعمال کا سر چشمہ قرار پاتی ہیں۔ انہیں "فضیلت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور جو برے افعال کا پیش خیمہ بنتی ہیں انہیں "رذیلت" کا نام دیا جاتا ہے۔

فضائل انسان کے کمال اور دنیا اور آخرت میں اس کی سعادت کا باعث بنتے ہیں جبکہ رذائل انسان کو اس کے حقیقی کمال سے دور کرتے ہیں اور اس کی دنیا اور آخرت کو تباہ کرتے ہیں۔

جب ان دو اصطلاحات کو ہم نے جان لیا تو اس کی روشنی میں خلق کی تعریف کریں گے:

"خلق" ایک نفسانی ملکہ ہے جس کی وجہ سے انسان سے کچھ خاص امور بغیر کسی غور و فکر کے صادر ہوتے ہیں۔

نیک خلق یعنی نفس کی نیک صفات جو پائیدار ہیں اور بد خلق یعنی نفس کی بری صفات جو پائیدار اور ہمیشہ کیلئے انسان کی عادات کا حصہ بن جاتی ہیں۔ نیک خلق کو فضیلت اور بد خلقی کو رذیلت کا نام دیا جاتا ہے۔

علم اخلاق کی تعریف

اخلاق ایک ایسا علم ہے جس میں انسانی نفس کے فضائل اور رذائل کی پہچان کی جاتی ہے۔ علم اخلاق کے ذریعے انسان میں موجود مختلف صلاحیتوں کی پہچان اور ہر ایک صلاحیت کا کمال معلوم ہوتا ہے اور یہاں سے ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسکا کون سا فعل اس کی نفسانی صلاحیت سے متناسب ہے اور اس کے کمال میں دخیل ہے اور جب یہ جان لیا کہ نفس میں موجود ہر صلاحیت کا کمال کیا ہے تو اس وقت ہم یہ جان سکتے ہیں کہ کون سا ملکہ نفسانی، کمال کو وجود میں لانے کے لیے موثر ہے؟ اور کونسا ملکہ اور باطنی صفت اس کو روکنے والی ہے؟ دوسرے لفظوں میں نفس کی صلاحیتوں سے آگاہی کے بعد ہی ضروری نفسانی فضائل کے کمال کی پہچان کی جا سکتی ہے۔

اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ علم اخلاق ان فضائل کو جو کمال تک پہنچنے کیلئے ضروری ہیں اور ان رذائل کو جو راہ کمال میں مانع ہیں، ان کی شناسائی کرتا ہے۔ علم اخلاق فضائل اور رذائل کی پہچان کے علاوہ انسانی افعال